اختلافاتِ مرزا

تالیف

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی

دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ

تفصیلات

نام کتاب : اختلافات مرزا

تالیف : حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح : مولانا شاہ عالم گورکھپوری، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

باہتمام : حافظ ابوبکر شاہی منیجر شاہی کتب خانہ دیوبند

تعداد: ۱۱۰۰

سن اشاعت: ۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۷ نومبر ۲۰۰۷ء

قیمت:

کمپوزنگ : شاہی کمپوٹر سینٹر دیوبند، فون نمبر 01336 220345

ناشر : دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ۔

ملنے کے پتے: ☆ شاہی کتب خانہ دیوبند o9359792771

☆ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

☆ اور دیوبند کے تمام مشہور کتب خانے

فہرست مضامین

ارشادگرامی

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند و صدر جمعیۃ علماء ہند

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم اما بعد !

تحفظ ختم نبوت کے میدان میں جن سعید روحوں کو خدمت کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے اُن میں سے ایک نام حضرت مولانا علامہ نور محمد ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ مولانا موصوف کہنہ مشق مناظر تھے اور یہ ذوق کو اُن کو بچپن ہی سے ملا تھا۔

محترم قاری فخرالدین صاحب گیاوی ؒ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ سہارنپور شہر میں مولانا کے طالب علمی کے دور میں ایک عیسائی پوپ، اپنے مذہب کی صداقت میں مسئلہ کفارہ کو بطور دلیل پیش کر کے یہ کہتا تھا کہ ہمارے تمام گناہوں کا کفارہ بن کر حضرت مسیح صلیب پر چڑھ گئے لہٰذا ہم بخشے بخشائے ہیں اور ہماری نجات ہو چکی ہے۔ علامہ ٹانڈوی ؒ نے اُس سے پوچھا کہ جو لوگ عیسائی مذہب قبول نہ کریں وہ جہنمی ہیں یا جنتی؟ اُس نے جواب دیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ علامہ ؒ نے اُس سے کہا کہ عیسائیت قبول نہ کرنا یہ بھی ایک گناہ ہے اور آپکے بقول اِس گناہ کا بھی کفارہ حضرت مسیح بن چکے ہیں تو پھر اسکے جہنمی ہونے کا کیا مطلب؟ اور اگر وہ اس گناہ کا کفارہ نہ بن سکے تو کفارے کا مسئلہ ہی بے سود باطل ٹھہرا، لہٰذا عیسائی مذہب باطل ٹھہرا۔ اس طرح وہ عیسائی پوپ بالکل لاجواب ہو کر رہ گیا۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب لکھنؤ (رکن مجلس شوری دارالعلوم دیوبند) کے تعاون سے جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری، علامہ ٹانڈوی ؒ کے جملہ رسائل تحقیق وتحشیہ کے بعد منظر عام پر لا رہے ہیں؛ اِن رسائل میں جو علمی کام مولانا موصوف نے انجام دیئے ہیں اُن کی تفصیلات ان کے مقدمہ میں درج ہیں۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ، مولانا شاہ عالم صاحب کی محنتوں کو قبول فرما کر اس کا نفع عام وتام فرمائے آمین۔

عرض ضروری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامِداً وّ مُصلیاً امّا بعد!

مرزا قادیانی کی خود اپنی تعلیمات میں دعویٰ الہام کے ساتھ اختلاف وتناقض کا پایا جانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ اپنے دعاوی میں مہا جھوٹا ہے لیکن حیرت کی بات ہے کہ مرزا قادیانی کی صداقت کو جانچنے کے لیے، مرزائی اس موضوع کو کبھی زیر بحث نہیں لاتے۔ ورنہ دو اور دو چار کی طرح مرزا کی حیثیت واضح ہو جاتی اور دنیا دیکھ لیتی کہ کیا اتنا بڑا جھوٹا آدمی بھی دھرم گرو ہوسکتا ہے؟۔

حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ اسی زاویے کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے۔ اس میں حضرت مؤلفؒ نے مرزا قادیانی ہی تحریروں سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ مرزا اپنے ہی بنے ہوئے پھندوں میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ کوئی مرزائی اس کو نکال باہر کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ ایک جگہ کسی بات کو نہایت زور دار انداز میں قرآن وحدیث اور عقلی دلائل سے ثابت کرتا ہے تو دوسری جگہ پہلے سے زیادہ زور لگا کر کچھ اِس انداز میں اُس کے خلاف لکھ مارتا ہے کہ اُس کی پہلی ساری تحقیقات مضحکہ خیز بن جاتی ہیں۔ آج پون صدی سے زائد کا عرصہ گذر چکا، یہ رسالہ مرزائیوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ اور چیخ چیخ کر آواز دے رہا ہے کہ ہائے! کس مرزائی کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ مرزا قادیانی کی ایک نہیں سیکڑوں باتیں صاف طور پر تناقض اور اختلافات کا شکار ہو کر جھوٹی نِکلیں اور آج کون مرزائی، زمین پر ہے جو اِس عُقدہ کو حل کر سکے اور تناقض کے لعنتی طوق سے مرزا قادیانی کا گلا پاک کر سکے؛ دیدہ باید!!۔

ناظرین کرام! اِس نئی کتابت کا سارا دارو مدار اُس نسخہ پر ہے جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کیا ہے جو مکرم جناب حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب

مدظلہ، ڈائریکٹر ختمِ نبوت اکیڈمی لندن نے بندۂ ناچیز کو فراہم کیا۔

جدید کمپوزنگ، سیٹنگ، علامات ترقیم و تصحیح کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ مرزائی کتب کے حوالوں میں قدیم صفحات کی جگہ مرزائیوں کی جانب سے طبع شدہ جدید سیٹ ''روحانی خزائن'' کے حوالے درج کیے گئے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا کی عبارتیں جس رسم الخط کے ساتھ اصل کتاب میں درج ہیں اُسی رسم الخط کے ساتھ نقل کی جائیں۔ اگر مرزا نے کسی لفظ کو ایک ساتھ ملا کر لکھا ہے تو ہم نے بھی اسی طرح ملا کر اس کی کتابت کی ہے تاکہ مرزائی اپنے نبی کے کلام میں تحریف و تاویل کا الزام نہ لگاسکیں۔ حتیٰ کہ علاماتِ ترقیم، قومہ، ڈلیس، زیر، زبر اور پیش وغیرہ بھی ویسے ہی لگائے گئے ہیں جیسا کہ کتاب میں درج ہیں تاکہ مرزا کا سلطان القلم ہونا مرزائیوں پر بھی واضح ہوجائے۔ اور ان کو اپنے سلطان القلم کی اردو دانی کی علمی حیثیت بھی معلوم ہوجائے۔ مثلاً، خدایتعالےٰ، سچیار، اِسبات کا، وغیرہ۔ یہ ایسے عام الفاظ ہیں جن میں مکتب کے بچے کا بھی املا درست ہوتا ہے مگر مرزائی نبی کا املاء بھی درست نہیں اور دعوی سلطان القلم ہونے کا ہے۔ فیاللعجب !!

اس سلسلہ میں ہم باوا صاحب اور عالمی مجلس کے اکابر دونوں کے شکر گذار ہیں کہ انھوں نے اکابر کے اس وقیع علمی سرمایہ کو محفوظ رکھا اور اس سے امت کو استفادہ کا موقع فراہم فرمایا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ کی جانب سے اس کی اشاعت کی جارہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر اس کا نفع عام و تام فرمائے، آمین۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ، ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین !

خدائے عالم الغیب کے علم ازلی میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ حضرت خاتم النبیّن صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر عروج وتقرب کو دیکھ کر رذیل وخبیث طبائع ، رسالت ونبوت کا بہروپ بدلیں گی اور اُن الہامات ومکاشفات کو جن میں سراسر شیطان لعین کی کارفرمائیاں جلوہ گر ہوں گی اس کو خداتعالیٰ کی جانب منسوب کرکے اپنے اغراض فاسدہ کو پورا کریں گی اور ختم نبوت جیسے صاف وصریح مسئلہ کو اپنی طبع زاد تاویلوں ومن گھڑت توجیہوں میں الجھادیں گی ؛ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو اُن کے دام فریب میں آنے کا موقع ملے۔

اس لیے ضرورت تھی کہ قدرتی طور پر اس کی حفاظت کے اسباب وعلل اور خصوصیات و علامات مقرر ہوں تاکہ اسی معیار و اصول کے مطابق کھروں کو کھوٹوں سے اور سچوں کو جھوٹوں سے علیحدہ کرنے میں آسانی وسہولت رہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں منجملہ دیگر معیار وعلامت نبوت کے ایک یہ بھی علامت ومعیار کا ذکر ہے:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافاً كَثِيْراً (النساء۸۲)

ترجمہ: اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔

یہ آیت صاف بتارہی کہ خدا کے کلام اور انبیاء علیہم السلام کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے اور نہ اس میں بے ربط و بے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اور جس کلام میں اختلاف و انتشار ہو تو نہ وہ کسی درجہ میں الہامی ہوسکتا ہے اور نہ ہی اس متکلم کا دعویٰ الہام صحیح و درست، اور جس مدعی الہام کا کلام تعارض وتخالف سے ملوث ہو اور وہ اس کو الہامی بھی کہتا ہو تو

اس کے مفتری علی اللہ وکافر ہونے کے لیے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔

موجودہ صدی کے مدعیٔ الہام مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے بے اصل دعووں کی اس معیار کی روشنی میں جانچ کی گئی تو بالیقین یہ حقیقت آشکارہ ہوگئی کہ آپ کے دعاوی اس معیار کی رُو سے بھی غلط اور کذب وافتراء کی گندگی سے ملوث ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا کلام ودعوی کیا ہے؛ اختلافات ومتعارضات کا ایک بے پناہ ذخیرہ اور تعارض وتخالف کا ایک بے نظیر مجموعہ۔ اس لیے ایک عقلمند انسان جو مرزا قادیانی کے اقوال پر سطحی نظر بھی رکھتا ہے، وہ کبھی آپ کے دعووں کو کذب ودروغ، اتہام وافتراء سے الگ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ ان کے اُن مختلف دعووں کو جن کے وہ مدعی تھے دیکھئے تو اُن کے دماغی کیفیت وصداقت کی خوفناک وننگی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ: [۱]

۱......میں محدث ہوں۔ ۲ مجدد ہوں۔ ۳......مسیح موعود ہوں۔ ۴......مثیل مسیح ہوں ۵......مہدی ہوں۔ ۶......ملہم ہوں۔ ۷......حارث موعود ہوں۔ ۹......کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰......خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱......خاتم اولیاء ہوں۔ ۱۲...... خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳......چینی الاصل ہوں۔ ۱۴...... معجون مرکب ہوں۔ ۱۵......یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶......مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔

(۱)......ان تمام دعووں کو ذیل کے حوالوں میں دیکھئے۔:

(۱) توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸۔ (۲) حمامۃ البشریٰ خ ۷ ص ۱۱۱۔ (۳) ازالۃ الاوہام خ ۳ ص ۶۸۶۔ (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۱۔ (۵) تذکرۃ الشہادتین خ ۲۰ ص ۲، ۳ (۶) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۸۔ (۷) ازالہ اوہام حاشیہ خ ۳ ص ۷۹۔ (۸) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۹) لیکچر سیالکوٹ خ ۲۰ ص ۲۳۔ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ خ ۱۸ ص ۸، ضمیمۃ النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱) خطبہ الہامیہ خ ۱۶ ص ۳۵۔ (۱۲) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۱۵۹۔ (۱۳) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۳۹۔ (۱۴) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۴ (۱۵) تحفہ قیصریہ خ ۱۲ ص ۲۳۔ (۱۶) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔

نوٹ: مرزا کی کتابوں میں روحانی خزائن کی جلدوں کے صفحات درج کیے گئے ہیں۔ شاہ عالم

۱۷.....حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸.....رسول ہوں۔ ۱۹.....مظہر خدا ہوں۔
۲۰.....خدا ہوں۔ ۲۱.....مانند خدا ہوں۔ ۲۲.....خالق ہوں۔ ۲۳.....خدا کا نطفہ ہوں۔۲۴..... خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵ ..... خدا کی بیوی ہوں ۔ ۲۶ ..... خدا کا باپ ہوں۔۲۷..... بروزی محمد واحمد ہوں۔۲۸.....تشریعی نبی ہوں۔ ۲۹.....حجر اسود ہوں۔
۳۰.....ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱.....آدم ہوں۔ ۳۲ .... نوح ہوں ۔
۳۳.....ابراہیم ہوں۔ ۳۴.....یوسف ہوں۔ ۳۵.....موسیٰ ہوں۔ ۳۶ ..... داؤد ہوں۔ ۳۷.....سلیمان ہوں۔ ۳۸.....یعقوب ہوں۔ ۳۹ ..... تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰ ..... تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱ ..... احمد مختار ہوں۔
۴۲.....اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳.....مریم ہوں۔۴۴.....میکائیل ہوں۔
۴۵.....بیت اللہ ہوں۔ ۴۶.....آریوں کا بادشاہ ہوں۔۴۷.....امام الزماں ہوں۔
۴۸.....شیر ہوں۔(قالین کے) ۴۹.....محی ہوں (زندہ کرنے والا) ۵۰.....ممیت ہوں (مارنے والا)۔

بقیہ پچھلے صفحہ کا۔(۱۷) دافع البلاء خ ۱۸ص ۱۳۔(۱۸) دافع البلاء خ ۱۸ص ۲۰۔(۱۹) حقیقۃ الوحی ۲۲ص ۱۵۴۔(۲۰) آئینہ کمالات اسلام خ ۵ص ۵۶۴۔(۲۱) اربعین حاشیہ خ ۱۷ص ۲۵۔(۲۲) نصرۃ الحق خ ۲۱ص ۹۵۔(۲۳) اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ص ۲۹۔(۲۴) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ص ۸۶(۲۵) تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ص ۱۴۳(۲۶) حقیقت الوحی ص ۱۴۳(۲۷) حقیقت الوحی ص ۷۲(۲۸) اربعین نمبر ۴ خ ۱۷ص ۷)(۲۹) ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء خ ۲۲ص ۴۱۔(۳۰) نصرۃ الحق خ ۲۱ص ۹۰(۳۱) نصرۃ الحق ص ۸۵(۳۲) نصرۃ الحق ص ۸۶(۳۳) نصرۃ الحق ص ۸۷(۳۴) نصرۃ الحق ص ص ۸۸(۳۵) نصرۃ الحق ص ۸۸(۳۶) نصرۃ الحق ص ۸۹(۳۷) نصرۃ الحق ص ۸۹(۳۸) درثمین ص ۸۵(۳۹) نصرۃ الحق ص ۹۰(۴۰) درثمین فارسی ص ۲۸۷(۴۱) درثمین فارسی ص ۲۸۷(۴۲) القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام خ ۳ص ۶۷۳(۴۳) حقیقت الوحی خ ۲۲ص ۳۴۸(۴۴) حاشیہ اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ص ۲۵(۴۵) حاشیہ اربعین نمبر ۴ خ ۱۷ص ۱۵(۴۶) حقیقت الوحی خ ۲۲ص ۱۵۵(۴۷) ضرورۃ الامام خ ۱۳ص ۲۴(۴۸) کرامات الصادقین خ ۷ص ۵۴(۴۹) خطبہ الہامیہ ص ۲۳(۵۰) خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔

جس شخص کے اس قدر مختلف دعاوی ہوں وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ دنیائے اسلام میں قدم رکھ سکے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ:

''کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

اور

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ خ ۲۱ ج ۲۷۵)

اس لیے لامحالہ ایسے مختلف دعاوی کے مدعی کے قلب و زبان سے وہی باتیں پیدا ہوں گی۔ جو پاگلوں، مجنونوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ سچ ہے:

''ہر ایک برتین سے وُہی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے''

(چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۹)

چنانچہ مرزا قادیانی کے زبان و قلم نے ایسے گلہائے رنگارنگ پیدا کیے کہ اگر ایک کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے، تو دوسرے کی بدبو سے دماغ پراگندہ و خراب۔ اور نیز اس سے ایسی مختلف و متناقض باتیں نکلی ہیں کہ جو لوگ عقل و خرد سے خالی ہو چکے ہیں، وہ بھی مرزا قادیانی کے سامنے شرمندہ و نادم ہیں۔

باوجود اس کے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

۱...... ''اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رُوح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قُویٰ میں کام کرتی رہتی ہے......اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس ہمیشہ اور ہر وقت اُن کے ساتھ ہوتا ہے'' (دافع الوسواس حاشیہ خزائن ج ۵ ص ۹۳)

۲...... ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں (مرزا قادیانی)

خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے“

(نزول مسیح خزائن ج ۱۸ص ۴۳۴)

۳......” کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۱۹۷)

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو یہ دعوی ہے کہ ہماری ہر تقریر اور ہر تحریر بلکہ ہر ہر لفظ خدائی الہام کے سرچشمہ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور روح القدس کی اعانت، زبان اور قلم کو ہر قسم کی غلطیوں اور عیبوں سے پاک وصاف کر کے اس سے وحی الٰہی کے انوار نکالتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مشاہدات اور واقعات مرزا قادیانی کے دعاوی کی پُرزور تردید کر رہے ہیں۔ کیوں کہ آپ کا ہر قول دوسرے قول سے بری طرح ٹکراتا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا ان کو الہامی کہنا سراسر افترا و دروغ ہے۔ اس لیے ہم تمام مسلمان قطعی ویقینی طور پر مرزا قادیانی (مع اُن کی امت کے) کو اسلام سے خارج مفتری علی اللہ، ظالم، کاذب کہتے ہیں۔

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اختلافات مرزا

بوئے گل، نالۂ دل دودِ چراغ محفل

جو تیری بزم سے نکلا وہ پریشاں نکلا

محدَّث ہونے کا اقرار

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے محدّث ہو کر آیا ہے"

(توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۶۰)

ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۴۱۔ آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۳۶۷' ۵۶۷۔ حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ ص ۲۳۴' ۲۹۷۔ شہادت القرآن خزائن ج ۶ ص ۳۵۷۔ میں مرزا قادیانی کو اپنی محدثیت کا اقرار ہے۔ اب اس کے برخلاف دیکھئے۔

محدَّث ہونے سے انکار

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والے کا نبی نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُس کو پُکارا جائے۔ اگر کہو اِس کا نام محدّث رکھنا چاہئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لُغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوّت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

اور حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴ میں محدثیت کی بجائے دعویٰ نبوت موجود ہے۔

مہدی ہونے کا اقرار

"یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں" (تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۴)

اور خطبہ الہامیہ حاشیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۴' تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ ص ۳ میں مہدویت کا اقرار ہے۔

مہدی ہونے سے انکار

”میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ مَیں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة و من عترتی وغیرہ ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص ۳۵۶)

مسیح موعود ہونے کا اقرار

۱......اب ثبوت اِسبات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز (مرزا) ہی ہے“(ازالہ اوہام خ ج۳ص ۴۶۸)

۲......”اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں“۔ (ازالہ خزائن ج۳ص ۱۲۲)

اور ازالہ اوہام خزائن ج۳ص ۴۶۹، اتمام الحجہ خزائن ج۸ص ۲۷۵، شہادت القرآن خزائن ج۶ص ۳۷۱، خطبہ الہامیہ خ ج۱۶ص ۲۴، کشتی نوح خزائن ج۱۹ص ۵۰، تحفۃ الندوہ خزائن ج ۱۹ص ۹۵، دافع البلاء خزائن ج۱۸ص ۲۲۶ میں دعویٰ مسیحیت مذکور ہے۔

مسیح موعود ہونے سے انکار

”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھتے ہیں۔(الی ان قال......) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔“ (ازالہ اوہام خزائن ج۳ص ۱۹۲)

نشان آسمانی خزائن ج۴ص ۳۹۷ میں بھی مسیحیت کا انکار ہے۔

نبی ہونے کا اقرار

”ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں“

(ملفوظات ج۱۰ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء)

”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“

(دافع البلاء خزائن ج۱۸ص ۲۳۱)

تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳، تجلیات الٰہیہ ص ۴۵، اربعین نمبر۴ خ ج ۱۷ص

۴۳۵' حاشیہ حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۷۶' تریاق القلوب خ ج ۱۵ ص ۲۸۳ میں بھی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مرزا محمود خلیفہ قادیان معہ اپنی جماعت کے مرزا قادیانی کو سچا حقیقی نبی و رسول مانتے ہیں۔ دیکھو حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴' انوار خلافت ص ۵۹ وغیرہ۔

نبی ہونے سے انکار

۱..... "میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر" (اشتہار مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۹ء' مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲..... "اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا"

(حمامۃ البشری خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

۳..... "سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعوی کیا ہے۔

اما الجواب۔ نبوت کا دعوی نہیں" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۰)

تحفہ بغداد خزائن ج ۷ ص ۹' ۳۳' حمامۃ البشری خزائن ج ۷ ص ۲۴۳' ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۹' حاشیہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸' حاشیہ کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۵، میں پرزور الفاظ میں نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے ان اقوال و دعاوی کو دیکھ کر مسٹر محمد علی لاہوری، مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں اور اُن کے مجدد ہونے کے قائل؛ اور اس کے لیے آپ نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد (مرزاڑا) و پارٹی الگ بنائی ہے اور لطف یہ کہ ان دونوں پارٹیوں میں شدید عداوت و تکفیر بازی کا ایک محبوب مشغلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن دونوں جماعتوں کی تمام تر عداوت و فساد کے واحد ذمہ دار مرزا قادیانی کی ذات گرامی ہے۔ سچ ہے کہ:

سارے جہان میں مجھے بدنام کر دیا نکلا تمھارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

نبی تشریعی و حقیقی ہونے کا اقرار

۱..... "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی

صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی'' (اربعین نمبر۴ خزائن ۱۷ص ۴۳۵)

۲.....''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید[1] ہے'' (حاشیہ اربعین نمبر۴ خزائن ۱۷ص ۴۳۵)

نبی تشریعی و حقیقی ہونے سے انکار

''جس جس جگہ مَیں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف اِن معنوں سے کیا ہے کہ مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں''۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ص ۲۱۰)

---

[1] اگرچہ مرزا قادیانی کے دعویٰ تشریعی نبوت کے ثابت کرنے کے لیے خود مرزا قادیانی کے الفاظ کافی ہی زائد ہیں۔ تاہم میں آپ کو یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اپنی امت کی نظر میں کون اور کیسے تھے؟۔ چنانچہ ظہیر الدین اروپی، مرزا قادیانی کو نبی مستقل، رسول حقیقی اور صاحب الشریعت والکتاب مانتے ہیں اور لاالٰہ الا اللہ احمد جری اللہ اُن کا کلمہ طیبہ ہے اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلۂ عبادت سمجھتے ہیں۔ (دیکھو رسالہ المبارک) اور مرزا محمود خلیفہ قادیانی معہ اپنی ذریت کے مرزا قادیانی کو نبی تشریعی اور رسول حقیقی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱..... ''تیسری یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا (مرزا قادیانی) نام نبی رکھا۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت (مرزا قادیانی) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں'' (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴، عقائد محمودیہ نمبر۱ ص ۲۵)

۲.....''خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ (مرزا قادیانی) کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی و ظلی نہیں کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔'' (اخبار الحکم ۲۱ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اور اس کے علاوہ اخبار ''الفضل قادیان'' جلد۲ نمبر ۱۴۸ص ۶۔ ۳رجون ۱۹۱۵ء کلمۃ الفصل نمبر۳ جلد ۱۴ص ۱۴۳، عقائد محمودیہ ص ۱۴، رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱۰ص ۲۳، نمبر۲ ماہ فروری ۱۹۱۵ء، حاشیہ النبوۃ فی القرآن باب اوّل ص ۴۷۔ اور حقیقۃ النبوۃ حصہ اوّل ص ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، انوار خلافت ص ۴۸، ۵۰، میں بھی مرزا قادیانی کو حقیقی و تشریعی نبی تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت تشریعی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ (مصنفؒ)

''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب'' اِس کے معنی صرف اِس قدر ہیں کہ
مَیں صاحبِ شریعت نہیں ہوں''
(ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱' اخبار بدر ۱۹۰۸ء ص ۳)

مسیح موعود کی نبوت کا اقرار

۱..... ''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اُس کا اُنہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۱)

۲..... ''اِسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔''
(ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

اور تتمہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۰' اور ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۹۲، میں مسیح موعود کی نبوت کا اقرار موجود ہے۔

مسیح موعود کی نبوت کا انکار

''وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط اُمتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۴۹)

اتمام الحجۃ خزائن ج ۸ ص ۲۹۴' ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۳' توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۵۶' تحفہ بغداد خزائن ج ۷ ص ۳۳، میں بھی مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے علاوہ اور مسیح بھی آسکتا ہے

''اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی مسیح نہیں آسکتا

''پس میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لیے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں'' (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۴۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار
اوران کے صعود ونزول سماوی سے انکار

۱...... ''قرآن شریف میں تیس ۳۰ کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بیّن کررہی ہیں۔غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اوراسی جسم کے ساتھ اُترے گا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص۲۵۴)

۲...... ''بلکہ قرآن شریف کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہوجانے کا صریح ذکر ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص۱۲۵)

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ج۲۱ ص۳۳۲، کشتی نوح خزائن ج۹ ص۱۶، ۶۵، الاستفتاء خزائن ج۲۲ ص۶۶۵) میں وفات مسیح کا ذکر کیا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے انکار
اوران کے صعود ونزول کا اقرار

۱......اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائیبل اور ہماری احادیث اوراخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اِسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصوّر کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنّا جس کا نام ایلیا اورادریس بھی ہے۔دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔اِن دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کررہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کیطرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اُتریں گے اور تم اُن کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔اِن ہی کتابوں سے کسی قدر الفاظ ملتے جُلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں'' (توضیح المرام خزائن ج۳ ص۵۲)

۲...... ''اور جب حضرتِ مسیح علیہ السّلام دوبارہ اِس دُنیا میں تشریف لائینگے تو

اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا“

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

۳......”اور حضرتِ مسیح علیہ السّلام نہایت جلالیّت کے ساتھ دُنیا پر اتریں گے“

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۶۰۱)

اور اس کے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۴۲، میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول وحیات کا اقرار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا اقرار

۱......”خُدا نے اِس امّت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے“

(دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۳۳)

۲...... لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۵۹، ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۸۰، کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، تذکرۃ الشہادتین ج ۲۰ ص ۲۴، چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴، میں مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمام شان میں افضل قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا انکار

۱......”اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے“ (تریاق القلوب خ ج ۱۵ ص ۴۸۱)

۲......”یہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح (مرزا قادیانی) کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزئی فضیلت حاصل ہے“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۵۰، حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، سراج منیر خزائن ج ۱۲ ص ۶)

حضرت مسیح علیہ السلام صاحب معجزہ تھے

''ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں بے شک اُن سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں.....قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان اُنکو دیئے گئے تھے'' (شہادت القرآن خ ج ۶ ص ۳۷۳)

اس کے برخلاف

''مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..........اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰،۲۹۱)

اس کے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲ میں نہایت مسخرہ پن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے

''اور حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے'' (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۶۸)

اس کے برخلاف

'' یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا''

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

حضرت مسیح علیہ السلام مسمریزم (جادوگری) میں کامل تھے

''اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و

حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (سفلی جادوگری) میں کمال رکھتے تھے“
(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج۳ ص۲۵۷)

اس کے برخلاف

۱......”انجیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو بھی کسی قدر علم مسمریزم میں مشق تھی مگر کامل نہیں تھے“ (تصدیق النبی ص۲۴)

۲......”جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے“(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج۳ ص۲۵۹)

حضرت مسیح علیہ السلام متواضع و نیک تھے

”حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔ جو انہوں نے یہ بھی روانہ رکھا۔ جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے“
(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج۱ ص۹۴)

اس کے برخلاف

”یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور یہ خراب چال چلن ......ہے“(ست بچن حاشیہ خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

نوٹ! پہلے حوالہ میں مسیح کے نیک نہ ہونے کی وجہ تواضع، حلم، عاجزی و بے نفسی کو قرار دیا ہے اور دوسرے میں شراب نوشی بدچلنی بتائی ہے۔ مرزائیو! کہو یہ کون دھرم اور کیسا نبی ہے؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بوقت مصیبت قبول ہوئی

”جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یاالٰہی اگر تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے......اسقدر رویا کہ دُعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے ......اس کی دعا سنی گئی“ (تذکرۃ الشہادتین خزائن ج۲۰ ص۲۸)

اس کے برخلاف

’’حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کی وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رورو کے دعا کرتے رہے کہ تا وہ بلا کا پیالہ کہ جوان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دُعا منظور نہیں ہوا کرتی‘‘

(تبلیغ رسالت ص۱۳۲'۱۳۳' مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۱۷۵' حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے

۱......’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے اور یہ سبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا۔ چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل وعیسیٰ اقوام اسی کی اولاد معلوم ہوتی ہے‘‘ (اخبار الحکم ص۸ مورخہ ۱۷دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲......’’اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں خزائن ج۱۵ص ۷۰)

اس کے برخلاف

۱......’’اور ظاہر ہے کہ دُنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔‘‘ (تریاق القلوب حاشیہ خزائن ج۱۵ص ۳۶۳)

۲......’’انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقشِ قدم پر چلتے‘‘ (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ خزائن ج۵ص ۲۸۳)

تبلیغ رسالت ص ۴ ۱۱ ج ۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۵ حاشیہ، اس کے علاوہ الحکم ۱۰ ر اپریل ۱۹۰۵ء ص ۴، ۵، منظور الٰہی ص ۱۲۶، اعلام الناس ص ۵۹ ج ۱، الفضل ۱۷ ر جولائی ۱۹۱۸ء ص ۵، تشحیذ الاذہان ص ۴ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے

۱...... ''ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُنکے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کیلئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی[۱] نبی آگیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا'' (سراج منیر خ ج ۱۲ ص ۵)

۲...... ''عیسیٰ علیہ السلام تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت منسوخ ہو جائے گی'' (اخبار الحکم ۱۴ ر جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲)

۳...... ''مسیح علیہ السلام صاحب کتاب و شریعت است (التاویل الحکم ص ۵ ۷)

اس کے برخلاف

۱...... ''حضرت مسیح علیہ السلام اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے''

(اخبار الحکم ج ۷ نمبر ۲ ص ۳، ۱۷ ر جنوری ۱۹۰۳ء اور منظور الٰہی ص ۲۹۲)

۲...... ''حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے''

(اخبار الحکم ۱۰ ر فروری ۱۹۰۴ء ج ۸ ص ۳ نمبر ۵)

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

۱...... ''اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اُسکی قبر ہے''

(کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۷۶)

---

[۱] مرزا قادیانی کی اصطلاح میں حقیقی نبی کے معنی تشریعی نبی کے ہیں؛ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ: ''لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے'' (اخبار الحکم ۷ ر اگست ۱۹۱۹ء ج ۳ ص ۲۹، ضمیمہ النبوۃ ص ۳۹) مصنف ''

۲...... ''اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہوگیا ہے۔ اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اُسکی قبر ہے۔'' (کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۶)

اس کے علاوہ اس کے علاوہ کشتی نوح حاشیہ خزائن ج ۱۹ص ۷۵' تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ص ۲۹' اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۲۷' تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ص ۱۰۰' ست بچن خزائن ج ۱۰ص ۳۰۵' راز حقیقت خزائن ج ۱۴ص ۱۷۲ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے''

اس کے خلاف

۱...... ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوگیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگیا'' (ازالہ اوہام خ ۳ص ۳۵۳)

۲...... ''ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں سو اس حدیث[۱] سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہی قبر ہے'' (ست بچن حاشیہ در حاشیہ خ ج ۱۰ص ۳۰۹)

۳...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس (یروشلم) میں ہے اور ابتک موجود ہے اور اُسپر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اسکے اندر حضرت عیسےٰ کی قبر ہے...... اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں''

(اتمام الحجۃ خزائن ج ۸ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے ایلچی تھے

۱...... ''وہ باتیں جو مَیں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع مسیح کیطرف سے ایلچی ہوکر باادب التماس کروں''

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ص ۲۷۵)

---

[۱] لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد (ست بچن ص ۳۰۹) ش

۲...... ’’میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچّے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں‘‘ (تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ص ۲۷۴‘ تبلیغ رسالت ص ۲۱‘ ۲۲ ج ۲‘ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۲)

اس کے برخلاف

ا...... ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدّی (مرزا) مسیح موسوی سے افضل ہے‘‘ (کشتی نوح خزائن ۱۹ص ۱۷)

۲...... ’’خدا نے اِس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۵۲)

اس کے علاوہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ص ۱۴‘ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۵۹‘ تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ص ۴۸۱‘ سراج منیر خزائن ج ۱۲ص ۶‘ میں مرزا قادیانی نے افضلیت عیسیٰ کا دعوی کر کے ایلچی ہونے سے انکار کیا ہے‘‘

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی

ا...... ’’اور یہ لوگ افتراء سے کہتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور ابن مریم کے حق میں حقارت و استخفاف کے کلمات بولتا ہوں‘‘

(حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ص ۱۸۴)

۲...... ’’میں نے تو مسیح پر مضحکہ اڑایا اور نہ اس کے معجزات پر استہزاء کیا‘‘

(حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ص ۲۹۴)

۳...... ’’یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزّت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالےٰ کا نبی سمجھتے ہیں‘‘ (مقدمہ چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ص ۳۳۶‘ کشتی نوح خزائن ۱۹ص ۱۷‘ سراج منیر خزائن ج ۱۲ص ۶)

اس کے برخلاف

۱...... ''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا''

(مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۲)

۲...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا''

(چشمہ مسیحی خزائن ج۲۰ ص۳۴۶)

۳...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے''

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

۴...... ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے'' (کشتی نوح حاشیہ خزائن ج۱۹ ص۷۱)

۵...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے'' (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۸)

اور اس کے علاوہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲' تا ۱۵۵' دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳' ۲۴۰' ۲۴۱' حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸ تا ۲۹۳' میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مقدس پر ایسی ناپاک گالیاں وگندگیاں اپنے منہ سے اچھالیں ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ والی اللہ المشتکی ، واللہ عزیز ذوالانتقام !

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی کا استعمال جائز نہیں

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں''

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ خزائن ج۲۰ ص۴۰۱)

اس کے برخلاف

ا...... ''ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں''

(ملفوظات احمدیہ ج ۱۰ ص ۱۲۷' اخبار بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲...... ''اور اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا''

(ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ نمبر ۳ ص ۲۷۲)

اور مرزا قادیانی کا یہ دعوی نبوت اس قدر شہرت پذیر ہو چکا ہے کہ اب حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی و جبرئیل کا اقرار

ا...... ''یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر بھی اترتی ہیں اور وحی کے اترنے میں ولی کی طرف ہو یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں'' ا

(تحفہ بغداد حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۲۷ تا ۲۸)

۲...... ''جائنی آئیل و اختار، میرے پاس آئیل آیا اور سا نے مجھے چن لیا۔ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶' آئینہ کمالات اسلام حاشیہ خزائن ج ۵ ص ۱۰۱)

۳...... ''اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس پر وحی بھیجے خواہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے۔ خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو''

(تحفہ بغداد حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۲۱)

اس کے برخلاف

ا...... ''اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے یہ باتیں سچ اور صحیح ہیں'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

۲...... ''اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۴، میں نزول وحی و جبرائیل کا انکار لکھا ہے۔

دعوی نبوت سے نبوت محمدی کی ہتک ہے

''مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہے کیونکہ نبوتِ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے'' (الوصیۃ خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۱)

اس کے برخلاف

۱...... ''نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوّت کے کمالات سے متمتع کر دے'' (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۸)

۲...... ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اس لئے رکھا ہے تا کہ ہمارے سردار خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو''

(حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

مرزا قادیانی کے کمالات وہبی ہیں کسبی نہیں

۱...... ''اب میں بموجب آیت کریمہ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اُس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

اس کے برخلاف

۱...... ''مراد میری نبوّت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۲...... ''کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل مطابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

۳...... ''اور یہ تمام شرف مجھے ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے''

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴' حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی نہیں تھی

''اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جسکو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے''

(حاشیہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اس کے برخلاف

۱...... ''آنحضرتؐ کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۴۷)

۲...... ''بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چشمدید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اس میں عورتیں دیکھیں''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۸۱)

جسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے

۱...... ''پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ اُس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اوّل تو خدا تعالےٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان

معہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے" (چشمہ معرفت خ ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۲......"ایلیا نبی (ادریس) جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور چادر اُس کی زمین پر گر پڑی" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۳۸)

۳......"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اِسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصوّر کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کے برخلاف

۱......"ازانجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پُرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

۲......"غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اُترے گا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے"

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ہزاروں نبی ہوئے

۱......"حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"

(اخبار الحکم ص ۵ ج ۶ کالم ۳ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اس کے برخلاف

"اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر اُنکی نبوت موسیٰ کی پیروی کا

نتیجہ نہ تھا بلکہ وُہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ذرّہ کچھ دخل نہ تھا" (حاشیہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

قادیان میں طاعون نہیں آئے گا

۱...... "تیسری بات جو اِس وحی سے ثابت ہوئی ہے وُہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دُنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا" (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

اس کے برخلاف

۱...... "اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا" (حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲...... "جب دُوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ چڑھ گیا اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی اور دونوں طرف بُنِ ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہوگیا کہ طاعون ہے۔" (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲، اخبار بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۳۸۷)

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

۱...... "جو مجھے (مرزا قادیانی کو) نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے"

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۲...... "اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ (مرزا قادیانی) خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے"

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳…… ’’بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخدہ ہے۔‘‘

(نہج المصلی ج۱ص ۳۰۸، تشحیذ الاذہان ج۶ص ۱۳۵ نمبر۱)

اس کے علاوہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص ۱۶۷، ۱۶۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۲۷۵، میں مرزا قادیانی نے اپنے منکر و دشمن کو کافر و جہنمی قرار دیا ہے۔

اور آپ کے صاحبزادے مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان و دیگر دام افتادوں نے تقسیم کفر میں سخاوت سے کام لیا ہے کہ مرزا قادیانی کی زد سے امت محمدیہ کا اگر کوئی فرد باقی رہ گیا تھا تو صاحبزادوں و غلام زادوں کے تیر سے زخمی ہوا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی ان تمام مسلمانوں کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عاطفت میں پناہ گزیں ہیں اور مرزا قادیانی کے خانہ ساز نبوت کے منکر ہیں، یا متردد یا متوقف ہیں، بیک جنبش قلم اسلام سے خارج کر کے اسلام کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

۱…… ’’جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔‘‘

(تشحیذ الاذہان ج۶ص ۱۴۰ نمبر۴، از عقائد محمودیہ صفحہ۴، اپریل ۱۹۱۱ء)

۲…… ’’آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔‘‘

(تشحیذ الاذہان ج۶ص ۱۴۰، نمبر۴ ماہ اپریل ۱۹۱۱ء، عقائد محمودیہ نمبر۱ص۴)

سبحان اللہ! یہ کارگزاریاں اس مسیح کی ہیں جو دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لیے آئے تھے، سچ ہے۔

جب مسیحا دشمن جاں ہوں تو کیا ہو زندگی
راہ کیوں کر مل سکے جب خضر بھٹکانے لگیں

اس کے برخلاف

۱.....''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہو سکتا'' (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

۲.....''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکامِ جدید لاتے ہیں'' (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

نوٹ: اور یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نبوت تشریعی کے مدعی تھے اس لیے ان کا منکر کافر ہے۔

الہام ملہم کی زبان میں ہوتا ہے

''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یُطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے''

(چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸، ملفوظات احمدیہ ص ۴۲)

اس کے برخلاف

۱.....''بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ''

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

۲..... ''پھر بعد اس کے فرمایا ہو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور اِن کے معنی ابھی تک اِس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر اِسکے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وُہ یہ ہیں آئی لَو یُو۔ آئی شل گوِیو یُو لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اِس وقت یعنی آج کے دن اِس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اِسکے پُورے

پُورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۲۶۴)

مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمھارا رنگیلا نبی کیسی غیر معقول اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہے۔ کچھ تدبیر رہائی سوچ کر حق نمک ادا کرو!۔

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس برس تھی

''حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تھی لیکن تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اسوقت پیش آیا تھا جبکہ حضرت ممدوح کی عمر صرف تینتیس برس کی تھی۔ اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہ تعالیٰ نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گذاری تھی۔'' (راز حقیقت خزائن ج ۱۴ ص ۱۵۴، ۱۵۵)

اس کے برخلاف

۱...... ''احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰؑ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی'' (تذکرۃ الشہادتین خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

۲...... ''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔''

(مسیح ہندوستان میں خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

مرزا قادیانی چھٹے ہزار برس میں آئے

۱...... ''اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا جو بموجب آیت اِنَّ یَوْماً عِنْدَ رَبِّکَ کالف سنۃٍ ممّا تعدّون چھٹے دن کے

قائم مقام ہے۔ سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن میں آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کے رُو سے مثیل مسیح ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۲......"کل انبیاء نے بتایا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت بربادی سے بچائے گا۔ چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں" (ملخصاً از عربی رسالہ ماالفرق بین آدم و مسیح الموعود)

تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۱' میں تصریح کی ہے کہ دنیا کے چھٹے ہزار برس مبعوث ہوا ہوں۔

اس کے برخلاف

۱......"طاعون جو مُلک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب سے ہے اور وُہ یہ ہے کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود (مرزا قادیانی) کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیشگوئی کے موافق دُنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے" (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

۲......"تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہزار ہفتم کے سر پر آئیگا" (لیکچر سیالکوٹ خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے ان بے شمار مختلف و متعارض اقوال میں سے (جن کی وسعت پچاس سے زائد الماریوں کو بھی شرمندہ کر رہی ہیں) یہ چند مختلف اقوال مشتے از خروار پیش کیے گئے جو قرآن کریم کی مشہور آیت "لو کان من عند غیر اللہ لوجدو فیہ اختلافاً کثیراً" (اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے) کی رو سے الہامی نہیں ہو سکتے اور جو شخص اس کو الہامی یا من جانب اللہ کہے اس کی مفتری اور ظالم اور کافر ہونے میں کیا شک ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی پیوند زمین ہو جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت تھی کہ خود مرزا قادیانی اپنے بلند بانگ دعاوی کی تجہیز و

تکفین کرتے ہوئے نظر آئے تو اس کے متعلق درج ذیل اقوال ملاحظہ فرمائیے:

ا......''ان جنم ساکیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں بلکہ ان میں اس قدر تناقض ہے اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض پائی جاتی ہیں کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں ۔ کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ پایہ اعتبار سے ساقط کرے۔''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۷)

۲......''بزرگوں کی کلام میں تناقض روا نہیں'' (ست بچن حاشیہ خ ج ۱۰ ص ۱۴۱)

۳......''اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۴......''مگر صاف ظاہر ہے کہ سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

۵......''جو پرلے درجہ کا جاہل ہو۔ جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے'' (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

۶......''اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا یہ بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۷......''تو پھر حضرت مسیح موعود کی کلام میں تناقض ماننا پڑے گا حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور تمام اہل علم کا مسلمہ اصول ہے کہ جھوٹے شخص کے کلام میں تناقض ہوتا ہے''

(عقائد احمدیہ ص ۲۴۰ / از مدثر شاہ گیلانی پیشاور)

۸..... ''یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے
دعوے میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانون میں کبھی
بھی قابل سماعت وقبولیت نہیں سکتا''

(اخبار پیغام صلح ص۴ مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۲۰ء)

ان حوالوں کی روشنی میں مرزا قادیانی بقول خود پرلے درجہ کے جاہل، پاگل، مجنون، منافق، کذاب، تیرہ درون، غیر معتبر ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے ان کی نبوت بلکہ انسانیت ودیگر دعاوی کی سربفلک عمارت مسمار ہوکر تودہ ریت ہوجاتی ہے۔ **فھو المراد!**

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اور مرزا قادیانی کے کیا ہی سچ کہا ہے کہ:

''قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دُنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کو سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلّت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔''

(استفتاء خزائن ج۱۶ ص۱۱۶)

ایک حیرت انگیز شبہ

مرزا قادیانی کے اس قسم کے اختلافات کا دیکھنے والا انسان سخت متحیر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا مالک جن کی پرواز سماء نبوت سے گذر کر عرش اُلوہیت تک پہنچی ہوئی ہو اور جو بخیال خود تمام کمالات واوصاف کے واحد اجارہ دار ہوں ان سے ایسے اختلافات کا صدور جو پاگلوں اور مجنونوں سے بھی ممکن نہیں کیوں کر ہوا۔ تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ در حقیقت مرزا قادیانی دماغی امراض، دوران سر، مراق، جنون، میں فطرتی طور پر مبتلا تھے کہ وہ اپنے دماغی توازن وصحت کو قائم نہ رکھ سکے۔ جس سے ان بے سروپا دعاوی اور مختلف باتوں کا ان کے دماغی کشت زار سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ جو نہ لائق تعجب ہے اور نہ باعث حیرت،

جیسا کہ منشی احمد حسین غلمدی، فرید آبادی ایسے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''پیسہ اخبار کے پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز، تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون پڑھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔'' (اخبار بدر، ۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء)

اس لیے ناظرین کرام بھی اس اصول کے موافق مرزا قادیانی جیسے مراقی و کمزور طبع کے مختلف اقوال اور بے اصل دعاوی کو دیکھ کر فرمائشی قہقہہ لگائیں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

مرزا قادیانی مراقی تھے

۱...... ''میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کے مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ (منظور الٰہی ص ۳۴۸)

۲...... ''میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا۔ دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول'' (ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵' اخبار بدر ۷؍جون ۱۹۰۶ء ص ۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

۳...... ''مجھے مراق کی بیماری ہے'' (ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۱۴۵)

اس کے علاوہ رسالہ احمدی خاتون ج ۲ ص ۳۳ نمبر ۴، حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰، ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱، سیرت المہدی ص ۱۳، ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) میں مراق ودوران سر کا تذکرہ کیا ہے۔

ان تینوں حوالوں سے روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کا بقول خود مراقی، دوران سر وخلل دماغ کا مریض ہونا ثابت ہوگیا۔ لیکن اب یہ بتانا ضروری ہے کہ مراقی اور دماغی امراض کا نہ نبوت کے رفیع مرتبہ پر فائز ہوسکتا ہے اور نہ دعوی الہام کرسکتا ہے۔

مراقی نبی ومدعی الہام نہیں ہوسکتا

میں اس کے ثبوت میں بھی مرزائیت کے دام افتادوں اور غلمدیت کے کاسہ لیسوں ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں تاکہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ جائے اور شہد شاہد من اہلہا کی گواہی دہان دوز بن جائے۔

چنانچہ چودھری ڈاکٹر شاہنواز خاں مرزائی لکھتے ہیں کہ

۱...... ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعاوی کی تردید کے لئے پھر اور کسی ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیوں کہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے''

(رسالہ ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

۲...... ''نبی میں توجہ بالارادہ ہوتا ہے اور جذبات پر قابو ہوتا ہے''

(ریویو نمبر ۵ ج ۲۶ ص ۳۰ ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

۳...... ''اور اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات وخیالات پر قابو نہیں رہتا''

(ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین کرام! اسی اصول موافق اس گھر کے بھیدی نے مرزائیت کی لنکا کو اس طرح

سے ڈھایا ہے کہ مرزا قادیانی کی صداقت دعاوی کی سربفلک عمارت بیخ بن سے مسمار ہو کر ہموار زمین ہوگئی۔ اسی لیے کہ مرزا قادیانی مراقی تھے اور جو مراقی ہوتا ہے تو اس کے دعویٰ الہام ونبوت کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی اور اس کمزور دماغ ومراقی انسان کے دماغ سے ایسی بے جوڑ و بے ربط باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سوائے اس کے ہنس کر ٹال دیا جائے، اس پر توجہ والتفات کرنا انسانی عقل وتدبیر کی ہتک ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے اپنے ناہموار دماغ سے ایسی بے سروپا باتیں پیدا ہوئیں کہ اس زمانہ کے پاگل ومجنون بھی شرمندہ ہیں اور مراق پینک میں کچھ اس انداز سے بے پر کی باتیں اڑائی ہیں کہ دنیا اُن کو ایک صحیح الدماغ انسانوں اور عقلمندوں کی صف میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتی ہے چہ جائیکہ نبوت ورسالت کے درجہ پر فائز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی ہی کے فرمائے ہوئے القاب، پاگل، مجنون، منافق، سیاہ دل سے ان کو معتقدانہ حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ غلمدیو!!

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

فقط: خادم اسلام
نور محمد
مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۵ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

تمت بالخیر

سوانح صاحب تالیفؒ

نام: علامہ نور محمد ابن جناب دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

پیدائش: سلطان پور (یوپی) کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مدرسہ عین العلوم ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں ایک صاحب نسبت بزرگ حضرت مولانا محمد اسماعیل کی زیر تربیت پائی۔ امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ کی ترغیب پر اعلیٰ تعلیم کے لیے مظاہر علوم ۔ رنپور میں ۱۳۴۰ھ میں داخل ہوئے اور ۱۳۴۳ھ میں فراغت حاصل کی۔ دوران تعلیم ہی مناظرہ سے فطری دلچسپی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل ہوئی۔ ایک مرتبہ سرخیل علماء دیوبند حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تقریر سنی تو خوش ہو کر چار روپیہ ماہانہ اپنی جیب خاص سے جاری فرمایا اور ''علامہ'' کے خطاب سے نوازا۔ چنانچہ علامہ ٹانڈوی ہی کے لقب سے آپ جانے پہچانے جاتے ہیں۔ شادی کے بعد سلطان پور چھوڑ کر قصبہ ٹانڈہ ہی کو آپ نے اپنا مستقل وطن بنا لیا تھا۔

تبلیغ وتدریس: فراغت کے بعد تقریباً دو سال تک قادیانی فتنہ کے سد باب کے لیے راجپورہ (پنجاب) میں امامت وتعلیم سے جڑے رہے۔ محرم ۱۳۴۶ھ سے رجب ۱۳۵۶ھ تک مظاہر علوم میں مبلغ اور مدرس رہے، حضرت مولانا ابرار الحق صاحبؒ جیسے بزرگ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ملک میں آپ نامور خطیب تھے، مختلف غیر ملکی اسفار بھی تبلیغ کی نسبت سے کئے۔ دیوبندی مکتب فکر کے مشہور مناظر تھے۔ آریوں، عیسائیوں، قادیانیوں اور دیگر تمام ہی باطل فرقوں سے آپ کے مناظرے ہوئے ہیں۔ شعبان ۱۳۵۶ھ میں مظاہر سے سبکدوش ہو کر کولوٹولہ کلکتہ کی جامع مسجد میں بحیثیت مفسر قرآن خدمات انجام دیں۔ ۱۳۵۸ھ میں مدرسہ کنز العلوم ٹانڈہ میں مبلغ کی حیثیت تشریف لائے۔ مختصر سی علالت کے بعد ۱۱ شعبان ۱۴۰۲ھ مطابق ۴/۵/جون ۱۹۸۲ء شنبہ یکشنبہ کی درمیانی شب لکھنو میں ساڑھے بارہ بجے آپ کا وصال ہوا اور تدفین ٹانڈہ میں ہوئی۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

تصنیفات: رد قادیانیت پر آپ کی تالیفات وتصنیفات میں سے، کفریات مرزا، کذبات مرزا، اختلافات مرزا، مغلظات مرزا، امراض مرزا، کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی، دفع الالحاد عن حکم الارتداد، کل سات کتابیں ہیں اسکے علاوہ دیگر فرق باطلہ کے رد میں بھی آپ کی ایک درجن سے زائد کامیاب تصنیفات ہیں۔

قومی و سیاسی خدمات: سچے محب وطن جنگ آزادی کے بیباک مجاہد اور حضرت شیخ الاسلامؒ کے شیدائی تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے زندگی بھر وابستہ رہے، آزادی کی تحریک میں تین مرتبہ جیل گئے۔ مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنویؒ سے بھی آپ کے علمی مراسم گہرے تھے۔ اسی لیے آپ کی تقریر و تحریر میں مولانا فاروقی کا رنگ نمایاں ہے۔ (خلاصہ مضمون مولانا منیر احمد صاحب قاسمی ٹانڈہ)

شاہ عالم گورکھپوری

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(الحدیث)

اختلافاتِ مرزا

مؤلفہ

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی

دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ